جامعہ حقانیہ کا ترجمان

ساہیوال
سرگودھا

مجلّہ الحقانیہ

صفر المظفر ربیع الاول ۱۴۳۹ھ نومبر ۲۰۱۷ء

اشاعت خاص

بموقع سالانہ اجتماع مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان لاہور

- مجلس صیانۃ المسلمین کا تاریخی پس منظر
- ...مات
- مجلس کا لائحہ عمل، خدمات و اہداف
- اصلاح و تبلیغ کا ایک الہامی نظام
- ... تبلیغ کی ضرورت و اہمیت

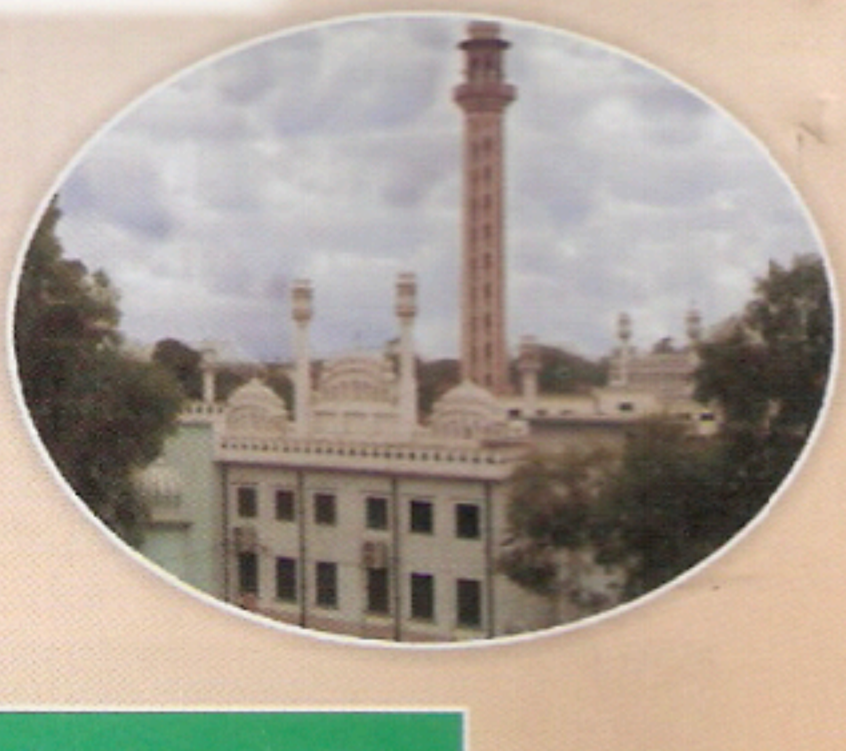

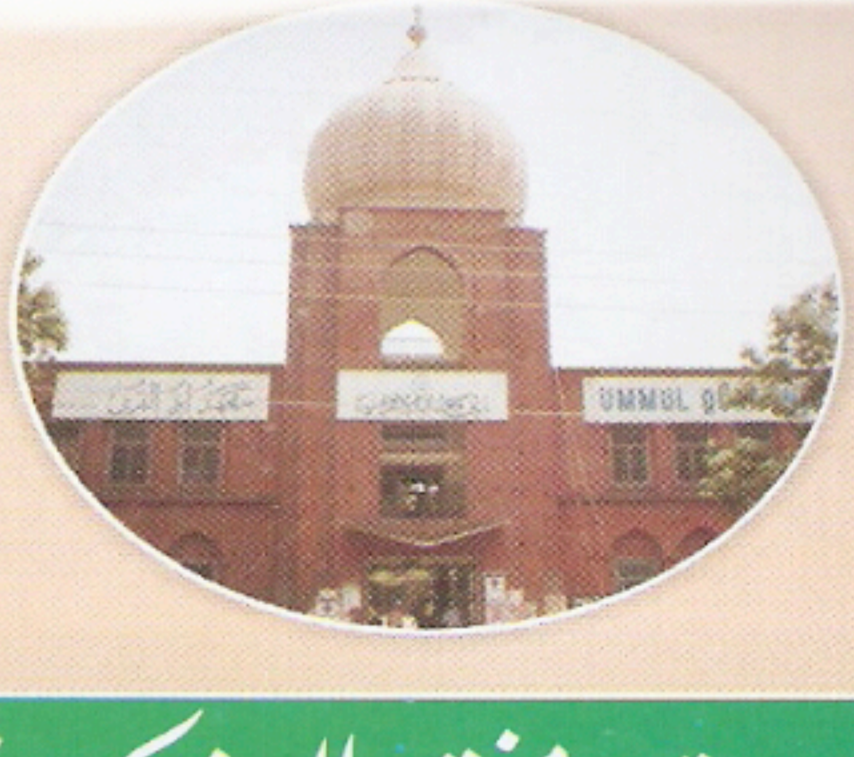

بانی: فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ترمذی قدس سرہٗ

فقیہ العصر مفتی سید عبدالشکور ترمذی قدس سرہ

اصلاح وتبلیغ کا ایک الہامی نظام

انبیاء علیہم السلام خصوصاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء بعثت صرف اصلاح امت نہیں تھا بلکہ تکمیل امت تھا، اس لیے کہ اس امت کا منصب حق تعالیٰ نے عالم کے لیے مصلح اور اہل عالم پر حجت قرار دیا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کہ تم سب سے اچھی امت ہو جن کو لوگوں کی ہدایت کے لیے بھیجا گیا ہے۔

نیز فرمایا: لتکونوا شھداء علی الناس تا کہ تم اہل عالم پر بطور گواہ پیش کئے جاؤ اور تمہاری گواہی پر حجت تمام ہو جائے۔

اس لیے امت مصلحہ کی دعوت وتبلیغ کا منصب بھی تکمیل امت ہونا ضروری ہے اور تکمیل امت کے لیے تجلیہ وتحلیہ ہر دو عمل ضروری ہیں کہ تمام بداعمالیوں، غلاظتوں اور گندگیوں سے امت کو روک کر پاک وصاف کیا جائے اور تمام اعتقادات عبادات، معاملات، معاشرت اور طریقت کی خوبیوں اور احکام سے قوم کو مزین کیا جائے تا کہ: تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر کے مقتضاء پر عمل پیرا ہو سکے۔

مختلف طریقہائے اصلاح وتبلیغ کا تجزیہ کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ نظام مجلس صیانۃ المسلمین درحقیقت تکمیل امت کا ایک جامع اور مؤثر نظام ہے، جسے حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ نے الہام ربانی کی روشنی میں ضبط فرمایا ہے اور الحمدللہ پاکستان کے گوشہ گوشہ میں تکمیل امت کے لیے اصلاح وتبلیغ کے اس نظام کو اپنایا جا رہا ہے۔

کتب دینیہ کا نصاب برائے عوام

کتابوں کا مطالعہ کرنے میں بکثرت یہ غلطی کی جاتی ہے کہ جو کتاب دین کے نام

سے دیکھی یا سنی اس کا مطالعہ شروع کر دیا جاتا ہے اور اس کی تحقیق کی نہیں کی جاتی کہ ان کا مصنف کون ہے، وہ اہل حق میں سے ہے یا نہیں۔ اس لیے ذیل میں ایک مختصر نصاب قابل مطالعہ کتب کا لکھا جاتا ہے تا کہ ان کے مطالعہ سے دین کے ہر شعبہ میں بقدر ضرورت دینی معلومات حاصل ہو سکیں:

بہشتی زیور گیارہ حصے، تعلیم الدین، فروع الایمان، جزء الایمان، تبلیغ دین، قصد السبیل، شوق وطن۔

اصلاحی نصاب

''مجلس صیانۃ المسلمین'' پاکستان نے ''بہشتی زیور'' کے علاوہ حضرت تھانوی قدس سرہ کی نو کتابوں پر مشتمل اصلاحی نصاب مرتب کیا ہے۔ جس میں فضائل اعمال کے ساتھ مسائل واحکام بھی ہیں اور امر کے ساتھ منکرات سے نواہی بھی شدت کے ساتھ پائی جاتی ہیں، جس میں دین کے تمام شعبوں (اعتقادات، عبادات، معاملات، معاشرات، اور طریقت) کی تفصیل وتشریح کے ساتھ ترغیب وتحریص کے مضامین بھی کافی ملتے ہیں اور بفضلہٖ تعالیٰ ہند و پاک کے بڑے بڑے اکابر نے اس کو پسند فرما کر عوام وخواص کو اس کے پڑھنے کی طرف متوجہ کیا ہے، یہ نصاب شائع ہو چکا ہے اور مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان کے دفتر واقع جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور سے قیمتاً مل سکتا ہے۔ یہ نصاب مندرجہ ذیل کتب پر مشتمل ہے: حیٰوۃ المسلمین، حقو ق الاسلام، حقوق الوالدین، آداب المعاشرت، جزاء الاعمال، فروع الایمان، تعلیم الدین، قصد السبیل، اغلاط العوام۔

انسداد فتنہ ارتداد

۱۳۴۱ھ میں شہر آگرہ کے اطراف سے جب فتنہ ارتداد کی خبر پہنچی تو حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہ نے فتنہ ارتداد کے زمانہ میں بنفس نفیس ایسے مقامات کا دورہ فرمایا جہاں اس ارتداد کا اندیشہ قوی تھا، جس میں ریواڑی، نارنول، اور موضع اسماعیل پور متصل

''الور''میں ''الاتمام لنعمۃ الاسلام'' وعظ ہوا جس کے تین حصے ہیں، اور دوسرے سفر کا قصبہ نوح اور فیروز پور جھرکہ وغیرہ کے لیے ارادہ فرمایا تھا مگر اسی اثناء میں سفر سے عذر پیش آگیا جس کی وجہ سے سفر بالکل موقوف ہوگیا، اس کے علاوہ والدمرحوم حضرت مولانا سید عبدالکریم صاحب گمتھلی رحمہ اللہ تعالیٰ اور مولانا عبدالمجید صاحب بچھرایونی رحمہ اللہ تعالیٰ دونوں کو اس علاقہ ارتداد میں تبلیغی خدمات پر مامور فرمایا اور کامل دوسال تک اس سلسلہ تبلیغ کو نہایت اہتمام سے جاری رکھا، حضرت تھانوی قدس سرہ ہمیشہ زبانی ارشادات سے اور خطوط میں بھی نہایت مفید ہدایات بسلسلہ تبلیغ اپنے خدام مذکورین کو فرماتے رہتے تھے، نیز دعا کے ساتھ حوصلہ افزاء کلمات بھی ہوتے تھے چنانچہ ایک والا نامہ میں تحریر فرمایا:

والا نامہ حکیم الامت تھانوی قدس سرہ

السلام علیکم...... حالات سے بہت کچھ امیدیں ہوئیں اور مجھ کو اس سے پہلے بھی صرف آپ جیسے مخلصین کا جانا اور پھر مولوی محمد الیاس صاحب کا ساتھ ہوجانا یقین کامیابی دلاتا ہے علم غیب تو حق تعالیٰ کو ہے مگر میرا قلب شہادت دیتا ہے کہ ان شاءاللہ سب وفود سے زیادہ نفع آپ صاحبوں سے ہوگا۔ بخدمت مولوی صاحب سلام مسنون ۔(اشرف السوانح ج ۳ ص ۴۴۸)

حضرت والد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ:

''ان ارشادات کا مقصد صرف یہ خیال میں آیا کرتا تھا کہ حوصلہ افزائی فرمائی جارہی ہے، لیکن جب ڈیڑھ سال کے بعد ایک جماعت نے تمام علاقہ تبلیغی یعنی ۲۹ ضلعوں کا مفصل حال لکھ کر شائع کیا اور اس روئیداد میں اس کی تصریح بھی درج تھی کہ تحصیل پلول (جہاں احقر اور مولوی عبدالمجید صاحب (حسب حکم وہدایت حضرت والا) کار تبلیغ انجام دیتے تھے) اول نمبر کامیاب رہی، تب معلوم ہوا کہ یہ بشارات اور پیشین گوئی تھی جو خدا کے فضل سے بالکل صحیح ہوئی''۔(اشرف السوانح)

بعض تبلیغی رسائل

حضرت والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل رسالے بھی شائع فرمائے تھے:

(۱) الانسداد لفتنۃ الارتداد (۲) حسن اسلام کی ایک جھلک (۳) نماز کی عقلی خوبیاں۔

ان میں سے نمبر دو کو ہندی میں چھپوا کر تقسیم کیا گیا تھا اور غالباً نمبر تین بھی ہندی میں چھپا تھا اور زیادہ تر ان مذبذب لوگوں کو مسلمانوں سے گائے کا گوشت کھانے کے سبب وحشت تھی اس واسطے ایک رسالہ میں ہندوؤں کی کتاب ''وید'' سے گائے کی قربانی کو ثابت کیا تھا، وہ بھی شائع کیا گیا۔ اور چند مکاتیب بھی قائم کئے گئے تھے جن کی امداد میں حضرت اقدس نے بھی کافی حصہ لیا، اور دوسرے ذرائع سے بھی معارف کا انتظام ہوا اور چند مواعظ بھی تبلیغ کے متعلق مضامین بیان فرمائے جن میں کے چند مواعظ خاص طور پر قابل ذکر ہیں:

(۱) الدعوۃ الی اللہ (۲) محاسن الاسلام (۳) آداب التبلیغ۔

غرضیکہ حضرت اقدس نے ہر پہلو سے اصلاح اور تبلیغ کا اہتمام فرمایا۔

ذیل میں اس تبلیغی وفد کا خط درج کیا جاتا ہے جو ''الانسداد لفتنۃ الارتداد'' کے ص ۳۶ پر اطلاع حال کے لیے حضرت حکیم الامت نے شائع فرمایا ہے، حضرت تھانوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں اس مضمون کے لکھنے کے بعد دو مخلص متدین عالم دوستوں کو کافی خرچ دے کر اس خدمت کے لیے روانہ کیا، ان کے خط سے کچھ حالات معلوم ہوئے ہیں جو ذیل میں درج ہیں۔

نقل خط وفد مدرسہ وخانقاہ امدادیہ (تھانہ بھون)

بملاحظہ.........دامت برکاتکم　　　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کمترینان بروز دوشنبہ ۲۱ رشعبان ۴۱ھ کو مولوی محمد الیاس صاحب کاندھلوی کے ہمراہ گوڑ گانواں کے راستہ سے فیروز پور پہنچے اور چند مواضع میں بھی جانا ہوا، دیہات میں صوم وصلوٰۃ سے ناواقف ہیں ان کو نماز کی طرف توجہ دلائی اور سلسلہ تعلیم کا قائم کرنے کو کہا

گیااور بعض جگہ مسجد میں امام رکھنے کا اوراس سے بچوں کونماز وغیرہ سکھلانے کا وعدہ لیاہے، بقدرضرورت وہاں کے لوگ امام کی خدمت کرسکتے ہیں ،دعافرماویں کہ امام مقرر ہوجاویں مولوی محمد الیاس صاحب کوشش کررہے ہیں۔

دیہات میں عموماً شکل وصورت ہنود کی سی ہے،کان ہاتھ وغیرہ میں زیور،دھوتی باندھنا، دیوالی وغیرہ تہواروں میں ہنود کی شرکت کرنا یا مشابہت کرنا،ان باتوں سے ان کوروکا گیا۔نام بھی ہندوانہ ہیں جیسے ہری سنگھ وغیرہ،بعض کے نام بدل دیئے ہیں ،امید ہے کہ مکتب قائم ہونے سے اصلاح ہوجائے گی ،اورجن مواضع میں نماز وغیرہ کی پابندی ہےان کودیگرامور کی تاکید کی جاتی ہے،سود لینے دینے سے کوئی خالی نہیں،دس پندرہ آدمیوں نے سود سے توبہ کی ،دوایک آدمیوں نے شراب سے،بیس پچیس بچوں کا زیورنکالا گیا۔

دعافرماویں کہ اللہ تعالیٰ توفیق عطافرماویں اور ہمارے لئے بھی نافع کرے،ان دیہات میں غالبًا بیس یوم تک رہنا ہوگا ،بعدازاں آگرہ جاویں گے ان شاء اللہ تعالیٰ، پھرحالات عرض کئے جائیں گے۔والسلام

احقرعبدالکریم گمتھلوی ومولوی عبدالمجید بچھرایونی از فیروز پورنمک ضلع گڑگانواں

مولوی محمد الیاس صاحب السلام علیکم کہتے ہیں ،وہ بھی ہمارے ساتھ ہیں ،بعض ان لوگوں کوجو پیشتر سے دیگر فرائض کے پابند ہیں مسئلۂ توریث بنات (وراثت میں لڑکیوں کوحق دینا) بھی پہنچادیا،دوایک نے پختہ ارادہ کیا ہے،فرائض نکال دیئے ہیں۔ فقط

۲۵رشعبان یوم جمعہ۱۳۴۱ھ

مبلغین کی تنخواہوں کاتعین

حضرت حکیم الامت قدس سرہ نے اس خدمت تبلیغ کے لیے مذکورہ دونوں بزرگوں کوضروریات کے لیے کافی خرچ دے کرروانہ کیا تھا،مگران حضرات نے اپنے تدین اور اخلاص کے تقاضہ سے خرچ کرنے میں بہت تنگی اختیارفرمائی تو حضرت والا نے سہولت کے

لیے تنخواہوں کا تعین فرمادیا۔ چنانچہ حضرت تھانوی قدس سرہ نے ارشاد فرمایا:

ابتداء ارسال وفد سے آخر شوال تک مبلغین کی کچھ تنخواہ معین نہ تھی بلکہ جتنا خرچ ہوتا تھا دیا جاتا تھا مگر غایت احتیاط کے سبب وہ حضرات اپنے بعضے ذاتی اخراجات میں بہت تنگی کرتے تھے اس لیے ابتداء ذی قعدہ ۱۳۴۱ھ سے عمل کی تنخواہ فی کس بیس روپے ماہوار مقرر کردی ہے،اورسفر میں طعام وسواری وغیرہ جوخرچ ہووہ اس کے علاوہ ہے۔ (النور، ذی الحج ۱۴۱ھ ص ۴۸)

مذکورہ خط سے مقامات تبلیغ کی دینی حالت کے انحطاط کا اندازہ ہونے کے ساتھ اس خانقاہی وفد کے طرز تبلیغ اور سلیقہ تعلیم کا انکشاف بھی ہوتا ہے کہ ان کو اپنی تبلیغ میں مقامی ضروریات اورحالات کے تقاضوں کا لحاظ پیش نظر رہتا تھااورمعاشرہ میں ہرقسم کی مروجہ رسومات اورعملی کوتاہیوں کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی جاتی تھی اور قیام بھی ضروریات کے مطابق کیا جاتا تھا،مساجد میں اماموں کے تقرر کرنے اوران کے ذریعہ مکاتب ومدارس کے اجراء کا بہت اہتمام کیا جاتا تھا،اوراس کونماز وغیرہ کے سکھلانے اوراصلاح حال کے لیے بہت ضروری اورمفید سمجھا جاتا تھا، یہاں تک کہ جن مقامات پراماموں کے رکھنے یامکاتب کے اجراء کی طرف مقامی لوگ خاطرخواہ توجہ نہیں کرتے تھے، یانہیں کرسکتے تھےتو حضرت اقدس تھانوی قدس سرہ اورمولانا محمدالیاس صاحب ایسے مقامات میں مالی امداد وتعاون کے ذریعہ بھی اس دینی ضرورت کو پورا فرمانے کی سعی فرماتے تھے۔

مکاتب ومدارس کا قیام

اس خانقاہی وفد نے ایسے جن مدارس کی کسی قسم کی خدمت واعانت کی ہے ان کی ایک فہرست مع تعداد طلباء حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت فیض درجت میں پیش کرکے ان کی ترقی اوراس سلسلہ مکاتب ومدارس کے قیام میں مزید ترقی کی دعا کی درخواست پیش کی ہے۔ یہ فہرست ایک نقشہ کی صورت میں ہے،جس میں نمبرشمار،مقام

مدرسہ، تعداد طلبہ، کیفیت کی تمام تر تفصیلات پر مشتمل ہے جو کہ ماہنامہ ''النور'' تھانہ بھون ماہ شوال وذیقعدہ ۱۳۴۲ھ میں شائع ہوا ہے، اس میں ۴۱ مقامات کے مدارس ومکاتب کی تفصیلات مع تعداد طلبہ ہر مقام درج ہے۔ میزان کل طلبہ ۸۰۲ لکھی ہے۔

معلم نماز کا تقرر

اس خانقاہی وفد کے خط میں مرقوم ہے کہ علاوہ ازیں ایک معلم نماز سکھانے کے لیے ایک ایک ماہ ایسے گاؤں میں قیام کرتے ہیں جہاں مکتب نہیں وہ تقریباً ایک سو پچاس آدمیوں کو نمازی بنا چکے ہیں، جہاں مکتب قائم ہو یا امام مسجد مقرر ہوں وہاں نماز سکھانے کا کام مکتب کے مدرس یا امام مسجد سے لیا جا سکتا ہے ورنہ دیہاتوں میں بے نمازیوں کو نمازی بنانے اور نماز سکھانے کا یہ طریقہ نہایت مفید ہے کہ ایک شخص کو نماز سکھانے کے لیے بستی بستی اور قریہ قریہ دورے کر کے مقامی طور پر نماز سکھانے کے لیے متعین کر دیا جائے اور وہ ہر بستی میں مہینہ مہینہ بھر یا اس سے کم وبیش مدت تک حسب ضرورت قیام کر کے نماز وغیرہ ضروریات کی تعلیم کا کام انجام دے۔

اس خانقاہی وفد کے خط میں جس مسئلہ توریث بنات (یعنی بیٹیوں کو حصہ دینے) کا ذکر آیا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ پنجاب میں وراثت کا قانون شریعت کے خلاف تھا، بہن بیٹی وغیرہ کو میراث میں حصہ نہیں دیا جاتا تھا، رواج عام کی وجہ سے اکثر دیندار لوگ بھی اس سے بے خبر اور غافل تھے، بے عملی کے ساتھ اس مسئلہ سے بے علمی بھی انتہا کو پہنچ گئی تھی، حضرت اقدس مولانا تھانوی قدس سرہ نے مسلمانان پنجاب کو اس کی طرف توجہ دلانے کے لیے خصوصی طور پر سعی کے لیے اہتمام فرمایا اور حضرت والد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو اس کام پر مامور فرمایا، حضرت والد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک رسالہ ''غصب المیراث'' لکھا اور تین ہزار کی تعداد میں اس کو شائع کرا کر تقسیم کیا۔ اور ایک فتویٰ چالیس پچاس جگہ کے مشاہیر علماء سے حاصل کر کے ظلم پنجاب کے متعلق خدائی وصیت کے عنوان سے دس ہزار کی تعداد میں شائع کرا کر پنجاب کے شہروں، قصبوں بلکہ بہت سے دیہات میں بھی تقسیم کیا گیا۔

طباعت اور ڈاک میں بھیجنے کے تقریباً تمام اخراجات کا اہتمام حضرت اقدس تھانوی قدس سرہ نے فرمایا، اور فتویٰ ورسالہ کے ختم ہونے پر دوبارہ کثیر تعداد میں چھپوایا گیا، ذیل میں اس سلسلہ کے اہم خطوط بنام حضرت حکیم الامت تھانوی درج کئے جاتے ہیں، جن سے اس کا اندازہ ہوگا کہ اس مسئلہ کی اشاعت کے لیے کیسی کیسی تگ ودو اور کس کس انداز کی سعی کی گئی ہے:

بشرف ملاحظہ سیدی ومرشدی حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش خدمت والا درجت آنکہ کمترین شروع ماہ حال میں امرتسر گیا جیسا کہ پیشتر عرض کر چکا ہوں، وہاں تبلیغ الاسلام ضلع امرتسر وعدہ کیا ہے کہ توریث نساء کی اشاعت کا خاص اہتمام کیا جاوے گا، بعد ازاں لاہور انجمن نعمانیہ کے جلسہ میں شریک ہوا اور انجمن ''داعیان ہند'' کے اراکین کو جو لاہور اور نواح لاہور میں تھے کہا کہ اپنی برادری پر زور دے کر یہ قانون وراثت منسوخ کرا دیں اور اسی ماہ میں ان کے جلسہ کا انتظار تھا لیکن وہ آئندہ ماہ یعنی جمادی الاولیٰ کے آخر میں ہوگا۔ احقر عبدالکریم از راجپورہ

(ماہنامہ النور ۱۳۴۳ھ)

جناب سیدی مرشدی حضرت مولانا صاحب مدظلکم العالی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش خدمت والا درجت آنکہ خاکسار ''انجمن حمایت اسلام'' لاہور کے سالانہ جلسہ میں (جو کہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ ربیع الاول کو ہونے والا ہے) جانے کا ارادہ کر رہا ہے کیونکہ وہ عالی شان جلسہ ہوتا ہے اور دور دراز کے باشندے خصوصاً امراء اور وہ لوگ شامل ہوتے ہیں جن کی کوشش سے قانون وراثت بدل سکتا ہے، احقر نے دس ہزار کی تعداد میں فتویٰ چھپوالیا ہے اور رسالہ غصب المیراث کل پرسوں تک تیار ہو جائے گا، آج کاپی لگ گئی ہے، تین ہزار چھپے گا۔

عبدالکریم از دہلی (ماہنامہ النور ۱۳۴۳ھ)

مخدوم مکرم، مطاع معظم سیدنا مرشدنا حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعدازتسلیمات وتحیات معروض خدمت والا درجت آنکہ کمترین نابھہ سے ایک عریضہ یکم شعبان کو روانہ کرچکے ہیں، بعدازاں برنالہ بٹھنڈہ اور فیروز پور شہر وچھاؤنی وفاضلکا اور منچن آباد وبہاولنگر وشیر پور وبہاولپور اور مظفرگڑھ اور ملتان شہر وچھاؤنی میں جانا ہوا اور سب جگہ بحمد اللہ تعالیٰ خوب اشاعت مسئلۂ میراث کی ہوتی رہی، کچھ اشخاص ایسے بھی ملے جن کو پیشتر سے اس طرف خیال تھا ان کے خیال وہمت میں اضافہ ہوگیا اور کچھ نئے لوگ بھی اس طرف متوجہ ہوگئے اور کل بوقت جمعہ ایک شخص کو مسلمان کیا جو کہ ہندو تھا، اب ان شاء اللہ تعالیٰ اوکاڑہ اور قصور ہوتے ہوئے براہ سہارنپور اور مولوی عبدالمجید صاحب حصار اور ریواڑی ہوتے ہوئے حاضر خدمت اقدس ہوں گے، دعاء کامیابی فرمائیں۔

فدویان احقر عبدالکریم گمتھلوی ومولوی عبدالمجید صاحب بچھرایونی (النورص ۶۸)

قانون وراثت کی طرف جمعیۃ علمائے ہند کی توجہ دلانا

جمعیت علماء ہند کو اس طرف توجہ دلانے کے لیے برابر تین جلسوں میں شرکت کے لیے حضرت والد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو بھیجا۔ دو جلسوں میں تو مختلف وجوہ سے کامیابی نہ ہوسکی، مگر تیسری بار کی شرکت اور کوشش پر جلسہ ۱۳۴۳ھ میں بمقام مرادآباد ایک پرزور تجویز منظور ہوگئی۔ (اشرف السوانح)

غرضیکہ تھوڑے ہی عرصہ میں پنجاب اور سرحد اور کسی قدر سندھ کے علاقہ میں بھی اس مسئلہ کی خوب اشاعت ہوگئی اور حضرت تھانوی قدس سرہ کی توجہ اور دعا وسعی بلیغ کا بہت جلد اثر ہوا اور بہت لوگوں نے اس اس قانون کو بدلنے کی سعی شروع کردی اور قیام پاکستان تک یہ سلسلہ برابر قائم رہا، تا آنکہ ۱۹۴۹ء میں سب سے پہلے پنجاب اسمبلی نے اس قانون کو شرعی بنیادوں پر منظور کرکے پنجاب میں رائج کیا۔